APPROVED

آغا خان فاؤنڈیشن

اور

علمائے کرام کا فتویٰ

مرتب

فیض اللہ چترالی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہلسنت دارالعلوم تعلیم القرآن

بارہ گیٹ پشاور صدر

الاِستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کا خاصا اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسماندہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخانی بنایا گیا تو بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔ اس پر آغاخانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور اُن کا داخلہ اس علاقے میں بند کرا دیا اب آغاخانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے۔ ہر ممبر اس ادارہ کو ۵۵/- روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر اس گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۱۵۔۲۰ ہزار روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے۔ اس ممبری کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر کو ماہوار دو روپے فیس تاحیات ادا کرنا پڑتی ہے۔ کسی مسلمان کے لے ''آغاخان فاؤنڈیشن'' کا ممبر بننا شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ پر وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شدومد سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سنہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے فاقہ کش اور غریب عوام کو آغاخانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب کسی گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ نیز اس موقعہ کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔ آغاخانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق زندیق ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسے حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور امداد وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار رہوں گے یا نہیں؟

المستفتی: **سوادِ اعظم اہلسنّت چترال**

==============================

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہٗ کا فتویٰ

الجواب باسم تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے :

یاایھاالذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة وقد کفروا بما جاء کم من الحق یخرجون الرسول وایاکم أن تومنوا بالله ربکم ان کنتم خرجتم جهاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی

تسرون الیهم بالمودۃ واناأعلم بماأخفیتم وما اعلنتم ومن یفعله منکم فقدضل سواء السبیل (الممتحنۃ آیت ا پارہ ۲۸)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بناء پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رضا مندی کی تلاش میں گئے تم اُن سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو تم میں سے ایسا کرے گا اس نے راہ حق گم کر دیا۔''

آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح اُن سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ اِسی طرح سورۃ المجادلہ میں ہے۔

لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادّون من حآدّاللہ ورسولہ الخ

ترجمہ: ''اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں'' (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

ھذہ الایۃ تدل علی أن ایمان المومن تفسد بموداۃ الکافرین وان المومن لایوالی الکفار وان کان قریبہ (صفحہ ۲۲۸ ج ۹)

ترجمہ:۔ ''اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یاایھاالذین آمنوالاتتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)

ترجمہ:۔ ''ایمان والو! تم کافروں کو اپنا ولی اور دوست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر۔''

ابوبکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

اقتضت الأیۃ النھی عن الاستنصار بالکفار والا ستعانۃ بھم والراکعون الیھم والثقۃُ بھم۔

ترجمہ:۔ '' آیت کریمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی ممانعت شدید ہے۔''

بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے جس سے چار اور درجے برآمد ہوتے ہیں۔

ایک درجہ قلبی موالات یا ولی مودت و محبت کا ہے یہ صرف مومنین کے ساتھ مخصوص ہے۔ غیر مومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے۔

دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے

برسرپیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔

تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو۔

چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت وملازمت اور صنعت وحرفت کے معاملات کئے جائیں۔ یہ سب امور جائز ہیں احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جسمیں اُنہوں نے کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لے جانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہوگیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گیا وہ جاسوسہ عورت سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاطب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے اُن کے صدق نیت کیوجہ سے معاف کردیا۔ اسی موقعہ پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات ومودت جائز نہیں ہے

(بخاری:۲۔غزوہ بدر وفتح مکہ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایلدغ المومن من حجر مرتین ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ اور علامہ محمد امین شامی، والمختار میں لکھتے ہیں۔

یعلم مماناحکم الدروزوالتیا منہ فانھم فی البلاد الشامیة یظھرون الاسلام والصوم والصلوة مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزناوان الالوھیتہ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج ویقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعہ اوللعلامہ المحقق عبدالرحمان العمادی فیھم فتوی مطولة۔وذکرفیھا۔انھم ینتحلون عقائد النصیریة والاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطہ والباطنیة الذین ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاھب الاربعہ انہ لایحل اقراھم فی دیارالاسلام بجزیة ولاغیرھا ولاتحل مناکحتھم ولاذبائحھم۔ (روالمختار صفحہ ۱۴۱ ج ۲)

ترجمہ:۔ یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیارِ شام میں اسلام اور روزہ ونماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنیٰ مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔ علامہ محقق عبدالرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتوی ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحبِ مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں۔ نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں) کی گذشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغا خان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان واسلام کو خریدنا ہے جو علماء اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء وآزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت وافلاس کو کفر اور زندقہ کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جا رہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی طرف متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے۔ یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانیین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنا دیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ، کراچی

مُدیر بیّنات مولانا محمد یُوسف لُدھیانوی کا فتویٰ

الجواب

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

۱۔ جس شخص کو اسلامی تعلیمات اور آغا خانی عقائد ونظریات سے ذرا بھی شد بد ہو اسے اس امر میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہوگا کہ آغا خانی جماعت بھی قادیانی جماعت کی طرح زندیق ومرتد ہے۔ چنانچہ قرونِ اولی سے لیکر آج تک کے تمام اہل علم ان کے کفر وارتداد اور زندقہ والحاد پر متفق ہیں۔ جو لوگ جہالت وناواقفی کی وجہ سے آغا خانیوں کو بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں ان کی بے خبری ولاعلمی حد درجہ لائق افسوس اور لائق صد ماتم ہے۔

۲۔ آغا خانیوں کی دعوت ہمیشہ خفیہ، پراسرار اور ایک خاص حلقے تک محدود رہی انہیں کھلے بندوں اپنے عقائد باطلہ کی نشرواشاعت کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمانوں کی کمزوری وپسماندگی اور عوام وحکام کی غفلت شعاری نے ان باطنی قزاقوں کے حوصلے بلند کر دئے ہیں اور انہوں نے ایسے منصوبے بنانے شروع کر دئے ہیں جن کے ذریعے مسلمانوں کے بچے کھچے سرمایہ ایمان کو بھی لوٹ لیا جائے۔

۳۔ ان سازشی منصوبوں میں رفاہی اداروں کا جال سب سے زیادہ کامیاب شیطانی حربہ ہے۔ کیونکہ حکمرانوں سے لے کر عوام

تک سب کی گردنیں ''بت زر کے آگے'' جھک جاتی ہیں۔ دین وایمان کے ڈاکوؤں کو مسلمانوں کی خدمت و پاسبانی کی سرکاری وعوامی سند مل جاتی ہے۔ اور انہیں مسلمانوں میں اپنے زندیقانہ نظریات وکافرانہ عقائد پھیلانے کا موقع بغیر کسی روک ٹوک کے میسر ہوتا ہے۔

۴۔ ان حالات میں ''آغا خانی فاؤنڈیشن'' کا قیام مسلمانوں کے وجود ملی کے لئے سم قاتل ہے، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس سے تعاون کرنا اور اس سے کسی قسم کی مدد لینا ایمانی غیرت کا جنازہ نکال دینے کے مترادف ہے اور یہ ایک ایسا اجتماعی جرم ہے جس کی سزا خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کی شکل میں نازل ہوگی۔

۵۔ مسلمانوں کو اس جال سے بچانے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ادارے کے قیام کی اجازت منسوخ کرے، اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سازشی فاؤنڈیشن کا یکسر بائیکاٹ کریں اور اس علاقے کے علماو صلحاء کا فرض ہے کہ وہ کھل کر اس سازش کو بے نقاب کریں اور حکومت سے اس کے خلاف پر زور احتجاج کریں۔ جو شخص اس فاؤنڈیشن کی مدح وستائش کرے گا۔ اس کی رکنیت قبول کرے گا یا اس سے کسی قسم کا تعاون کرے گا یا تعاون لے گا وہ کل فردائے قیامت میں خدا اور سول کے باغیوں کی صف میں اٹھایا جائے گا۔ **من کثر سواد قوم فھو منھم**

لعمری لقد نبتھت من کان نائما واسمعت من کانت لہٗ اذنانِ، ولله الحمد اولاً وآخراً

محمد یوسف لدھیانوی علامہ بنوری ٹاؤن

دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ کا فتویٰ

آغا خانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں زندیق ہیں اور قرآنی نصوص کے مطابق کفار، مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں اور نیز کافروں کے ساتھ محبت کرنا اور دوستانہ تعلقات استوار کرنا ناجائز اور حرام ہے اور ہر وہ چیز جو سبب بنے حرام کام کا وہ چیز بھی حرام ہے۔ **سدّ الذرائع** اور تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ کافروں نے مختلف سازشوں سے مال وزر اور متاع دنیا کا لالچ دے کر مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کی ناپاک کوشش کی ہے اس لئے آغا خانیوں کا ترقیاتی کاموں کے نام پر مسلمانوں کو جھانسا دے کر ان کو آہستہ آہستہ اپنے مسلک سے قریب تر کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ مزید برآں اگر ان کے ساتھ قرض وغیرہ کے معاملات جائز رکھیں جائیں تو سادہ لوح مسلمان ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگیں گے چنانچہ بہت سارے مسلمانوں کو اب بھی ان کے کافر ہونے کا کوئی علم نہیں، اور اس کا ایمان واسلام کے خلاف ہونا ظاہر ہے۔ لہذا آغا خان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ کفر وزندقہ کے لئے کوئی نرم گوشہ اختیار نہ کریں اور علاقہ کے علماء صلحاء اور ذی اثر لوگوں پر واجب ہے کہ وہ

لوگوں کو وعظ ونصیحت اور اپنی وجاہت کے ذریعہ سے اس کا ممبر بننے سے منع کریں اور حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ وہ آغا خانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور جو لوگ فاؤنڈیشن کے ممبر بننے کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں انہیں پہلے سمجھایا جائے، اگر وہ ترغیب دینے سے ہی باز آجائیں تو بہتر ورنہ ان کے ساتھ مقاطعہ کیا جائے۔

دلائل ملاحظہ ہوں۔

قال الله تعالیٰ ان الکفرین کانو الکم عدوامبینا (سورۃ نساء آیت۔۱۰)

وقال تعالیٰ یاایھاالذین امنوالاتتخذواالذین اتخذوادینکم ھزواولعبامن الذین اوتواالکتٰب من قبلکم والکفار اولیآء (سورۃ مائدہ آیت۔۵۷)

(وفی الشامیہ ج۳ صفحہ۳۹۸ مطبوعہ یو۔پی)

وللعلامة المحقق عبدالراحمن العمادی فیھم فتوی مطوله وذکرفیھا انھم ینتحلون عقائد النصیریة والاسماعیلیة الذین یلقبون بالقرامطة والباطنیة الذین ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذھب الاربعة انه لایحل اقرارھم فی دیارالاسلام بجزیة ولا غیرھا ولاتحل مناکحتھم ولاذبایحھم الخ والله سبحانه وتعالیٰ اعلم۔

محمد خالد

دارالافتاء دارالعوام کراچی نمبر۱۴۔

۱۶۔۵۔۱۴۰۴ھج

دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کا فتوی

آغا خانی مرتد اور زندیق ہیں۔ آغا خانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں۔ لہذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے۔ حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پنجۂ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے، وہاں کے علماء صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بارے میں مؤثر اقدامات کریں، عوام پر ان لوگوں کا کفر وزندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت تباہ نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر باور کرایا جائے کہ آغا خانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، ممبر وغیرہ بننا ناجائز اور حرام ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالرحیم عفا اللہ عنہ

نائب مفتی دارالافتاء والارشاد

ناظم آباد، کراچی

۳۰/۴/۴/۱۴ھ

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ

الجواب وھوالصدق والصواب

فرقہ آغا خانیہ باجماع المسلمین کافر ہے اور زندیق کے احکام ان پر جاری ہونگے اسلئے کہ ہروقت وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچے وہ کبھی مسلمانوں کے خیرخواہ نہ اس سے پہلے رہے ہیں اور نہ اب وہ مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا ان کے نزدیک عین عبادت اور کار ثواب ہے چنانچہ ابن کثیر نے البدایۃ والنھایۃ میں لکھا ہے کہ تاتاریوں نے جب دمشق پر حملہ کیا تھا تو ان اسماعیلیوں نے ان کا ساتھ دیکر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی ناکام کوشش کی تھی چنانچہ یہ فرقہ کبھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا ہے اور خدا اور رسول کا دشمن ہے تو اب ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے کس طرح اُن سے دوستی یا ان کے فاؤنڈیشن یا ان کے کسی انجمن میں شرکت جائز ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بنص قطعی یہ حرام کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے،

لاتجدقوماً یومنون باللہ والیوم الاخر یؤادون من حاداللہ ورسولہ ولوکانواآباء ھم اوابناء ھم اواخوانھم اوعشیرتھم اولئك کتب فی قلوبھم الایمان الخ

(سورۃ المجادلہ آیت ۱۲۔ پارہ ۲۸)

وقال اللہ تعالیٰ الم ترالی الذین تولواقوماً غضب اللہ علیھم ماھم منکم ولامنھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون، اعداللہ لھم عذاباً شدیدًا انھم ساء ماکانوایعملون

(سورۃ مجادلہ آیت ۱۴ تا ۱۵ پارہ ۲۸)

یاایھاالذین امنوالاتتخذواعدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمؤدۃ وقد کفروابما جاء کم من الحق

(ممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ان آیتوں سے صراحتاً معلوم ہوا کہ مشرکین اور دین دشمن طبقہ سے دوستی رکھنا جائز نہیں اور نہ ان سے مالی امداد ہدیہ سمجھ کر قبول کرنا جائز ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ہدیہ کو قبول نہیں فرمایا۔

فلما جاء سلیمان قال اتمدونن بمال فماآتانی اللہ خیرمماآتاکم بل انتم بھدیتکم تفرحون

(سورۃ النمل آیت ۲۶)

بعض مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلب اور مصلحت کے لئے مشرکین کو ہدایا دیئے بھی اور ان سے قبول بھی کئے لیکن بقول علامہ آلوسی تحقیق یہی ہے کہ اگر دینی مصالح اور امور دینیہ میں خلل پڑتا ہو تو ان کے ہدیہ کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ روح

المعانی۔ عمدۃ القاری میں علامہ عینی نے صفحہ نمبر ۱۶۷ ج ۱۳ اور سنن ابوداؤد میں امام ابوداؤد نے کعب بن مالک اور عیاض بن حمار وغیرہ کی روایات نقل کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **انی لااقبل ھدیة مشرك اور انی غیبت عن زیدالمشرکین** ۔ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ دوستی بھی جائز نہیں ہے اور ان کی مالی امداد کو قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ درحقیقت نہ ہدیہ ہے اور نہ امداد بلکہ مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین بنانے کی ایک سازش ہے جو عیسائی مشنریوں کی طرز پر چلائی جارہی ہے۔

علامہ انورشاہ کشمیری نے ابوبکر رازی کے احکام القرآن کے حوالے سے لکھا ہے کہ **وقولھم فی ترك قبول توبة الزندیق یوجب ان لایستتاب الاسماعیلیه وسائر الملحدین۔الذین قد علم منھم اعتصٰاد الکفر کسائرالزنادقة وأن یقتلوامع اظھار ھم التوبة احکام القرآن**

صفحہ ۵۴ ج ا بحوالہ اکفار الملحدین صفحہ ۳۷

جب اسلام کی نظر میں ان کی توبہ اور اسلام بھی قبول نہیں تو ظاہر ہے کہ نہ ان سے مالی فوائد بصورت امداد و ھدیہ لینا جائز ہے اور نہ ان کی فاؤنڈیشن اور انجمن میں شرکت جائز ہے۔ دیگر کفار کی امداد پر بھی اس کو قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ امداد حکومتی سطح پر ملتی ہے اس سے عام مسلمانوں کی زندگی اور دین کے متاثر ہونے کا خطرہ نہیں ہے جبکہ مذکورہ امداد سے عام مسلمانوں کی انفرادی زندگی کے متاثر ہونے کا شدید خطرہ ہے اور مسلمانوں کے مرتد اور زندیق بننے کا قوی احتمال ہے لہذا ان کے ساتھ شرکت اور ان کی امداد کا قبول کرنا حرام ہے

"من کثر سوادقوم فھو منھم"

علماء اور عام دیندار مسلمانوں پر اس کا تدارک فرض ہے ورنہ وہ خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے۔

فقط

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

نظام الدین شامزی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۔۲۵

المفتی نظام الدین

الجامعۃ الفاروقیہ، شاہ فیصل کالونی رقم، کراچی ۔۲۵، پاکستان

تاریخ ۱۴۰۴/۴/۲۵ھ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور کا فتوی

الجواب:۔ فرقۂ آغاخانیہ ضروریاتِ دین سے انکار کی وجہ سے۔ بلاشک وشبہ کافر اور خارج از اسلام، اس سے موالات (دوستانہ تعلقات رکھنا) حرام منصوصی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **لایتخذ المومنون الکافرین اولیأ من دون المومنین ومن یفعل ذلك فلیس من الله فی شئی الاان تتقوامنهم۔**

یہ فرقے اقلیت ہونے کی وجہ سے اور مذہبی دلائل سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ سیاسی تحریک کی ہمت رکھتے تھے اور نہ اپنے کفریات کی دعوت دینے کے ارادت رکھتے تھے۔

موجودہ دور میں یہ فرقہ اپنی کثرت زر کو دیکھ کر تنظیموں کے داموں میں بے علم اور کم علم لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں اور اسی مکروفریب سے سیاسی عروج اور دعوت میں کامیابی کا ارادہ رکھتے ہیں پس اس بناء پر ان کے تنظیموں میں کوئی حصہ لینا اسلام دشمنی اور مداہنت ہے۔ وھوالموافق

محمد فرید عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور، مغربی پاکستان

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کا فتوی

الجواب:۔

آغاخانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں۔ صرف جماعت خانے بنواتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہوکر کچھ تفریح کرلیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں، یہ اُن کا فعل ہے۔ مگر مال ودولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنہ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہوگیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن کو اپنے علاقوں میں نہ آنے دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنے کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وقارالدین عفی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ، کراچی

دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کا فتویٰ

آغاخانی (اسماعیلیوں) کے عقائد کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اگر درست ہے تو ہر ایسے معاملہ میں جس سے اسلامی عقائد واعمال

متاثر ہوتے ہوں ان سے تعاون اور فائدہ حاصل کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ گناہ ہے ارشادربانی ہے۔ **وتعاونوا على البر والتقویٰ ولاتعاونوا على الاثم والعدوان** ۔جومسلمان ان سے اس طرح کا تعاون کریں گے جو آغاخانیت کے فروغ کا سبب ہوگا وہ گنہگار ہوں گے اور آخرت میں ان سے مواخذہ بھی ہوگا۔

واللہ اعلم۔

دارالافتاء

دارالعلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا۔۱۵،

کراچی۔